۱۵ رجبُ المُرجّب ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:280)

سفید مُرغ کے فوائد

- اولیائے کرام کے دن منانے کے فوائد 3
- گھر کے باہر مقدس تختیاں لگانا کیسا؟ 6
- چھوٹے بڑوں کی اصلاح کس طرح کریں؟ 10
- الکحل والا سینی ٹائزر استعمال کرنا کیسا؟ 12

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سفید مُرغ کے فوائد[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (١٦ صَفحات) مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نُور ہوگا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سفید مُرغ کے فوائد

سُوال: سفید مُرغ کو گھر میں رکھنے کے فوائد کیا ہیں؟ نیز دیسی اور فارمی مرغی کی کوئی پہچان ارشاد فرما دیجئے۔

جواب: فیضانِ سنّت جلد اول، صفحہ نمبر 157 پر دو فرامینِ مصطفےٰ ذکر کئے گئے ہیں: (1) "جس گھر میں سفید مُرغ ہو گا نہ شیطان اس گھر کے قریب ہو گا نہ جادو گر اس گھر کے قریب ہو گا۔"[3] یعنی جس گھر میں سفید مُرغ ہو گا اس کے ارد گرد کے گھروں کی حفاظت بھی ہو گی۔ (2) "سفید مُرغ کو بُرا بھلا نہ کہو، اس لئے کہ یہ میرا دوست ہے اور میں اس کا دوست ہوں، اس کا دشمن میرا دشمن ہے، جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے یہ جنات کو دفع کرتا ہے۔"[4] فارمی مرغی کو فیڈ کھلائی جاتی ہے جس سے یہ چھ ہفتے میں پوری مرغی بن جاتی ہے۔ مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الْاُمَّت حضرت مُفتی اَحمد یار خان

1 یہ رِسالہ ١٥ رَجَبُ الْمُرَجَّب ١٤٤٢ھ بمطابق 27 فروری 2021 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 جامع صغیر، حرف الزاء، ص ٢٨٠، حدیث: ٤٥٨٠۔

3 معجم اوسط، من اسمه احمد، ١/ ٢٠١، حدیث: ٦٧٧۔

4 کتاب العظمة، ذکر ساعات اللیل والنهار... الخ، ص ٤٥٩، حدیث: ١٢٦٩ ملتقطاً۔ لقط المرجان فی احکام الجان، ص ١٢٥۔

www.dawateislami.net

نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی کتاب ”مراٰۃ المناجیح“ میں مُلّا علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کتاب ”مرقاۃ المفاتیح“ کے حوالے سے لکھتے ہیں: ”بعض صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نمازوں کے لئے اپنے ساتھ سفر میں مرغ رکھا کرتے تھے۔“[1] لیکن فجر کے وقت کے لئے ہم مُرغ پر اعتماد نہیں کر سکتے کیونکہ بعض اوقات چہل پہل دیکھ کر رات میں ہی شروع ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات ایک دوسرے کے دیکھا دیکھی بھی اذانیں دینے لگتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: ”سفید مرغ کا دل اور گوشت طاقت دینے والا ہے۔“[2] آج کل تو شاید بہت سے لوگ مرغی کا دل پھینک دیتے ہیں جبکہ دل اور کلیجی کھائی جاتی ہے۔ آنتوں میں ایک کلیجی رنگ کی گولی ہوتی ہے جو مرغی کی تلی ہوتی ہے اسے بھی کھایا جاتا ہے لیکن ہمارے ہاں اسے بھی پھینکنے کا عرف عام ہے۔ بعض مرغی بیچنے والے بھی چالاک ہوتے ہیں کہ اس طرح کی چیزیں مرغی کے ساتھ دیتے نہیں ہیں اور پھر بعد میں چھانٹی کر کے بیچتے ہیں اور بھی کئی پرزے چھپا لیتے ہیں اور بعد میں الگ سے بیچتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ البتہ اگر کوئی گاہک خود منع کرتا ہے کہ مجھے یہ چیزیں نہیں چاہئیں تو رکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہو گا۔ مرغی کی کلیجی، دل اور تلّی علیحدہ سے بھی بکتی ہے۔ مرغی کے پنجے بھی الگ بکتے ہیں لیکن ایک تعداد ہے جو پنجے نہیں کھاتی لیکن یہ غریبوں کی خوراک ہے۔ پہلے لوگ مرغی کے پنجے نہیں لیتے تھے بلکہ پھینک دیا کرتے تھے، لیکن اب لوگوں نے پنجے کھانا شروع کئے ہیں۔ میں نے تو اپنے لڑکپن میں بھی کھائے ہیں، اس کے فوائد بھی ہیں، جوڑوں کے درد میں پنجوں کی یخنی بہت مفید ہوتی ہے۔ البتہ مرغی کے پنجوں کو صاف کرنا ہر کسی کا کام نہیں ہے کیونکہ پنجوں میں بیٹ وغیرہ جمی ہوتی ہے جسے گرم پانی یا چونے سے صاف کرنا پڑتا ہے۔ مرغی کے پنجوں پر اگر نجاست لگی ہو تو اُبالنے میں یہ احتیاط کرنا ضروری ہو گی کہ یہ پک نہ جائیں کیونکہ اگر یہ پک گئے تو اس میں نجاست اندر چلی جائے گی اور یہ ناپاک ہو جائیں گے، پھر انہیں پھینکنا پڑے گا، انہیں کھا نہیں سکتے۔ دیسی اور فارمی مرغی میں فرق یوں کرتے ہیں کہ فارمی مرغی وزن دار اور موٹی تازی ہوتی ہے جبکہ دیسی مرغی کا وزن کم ہوتا ہے۔ اسے پہچاننے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ فارمی مرغی کا پیٹ موٹا ہوتا ہے اور ہاتھ لگانے سے پتا

1 مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۶۷۶۔

2 مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۶۷۶۔

www.dawateislami.net

چلتا ہے، جبکہ دیسی مرغی کا پیٹ چھوٹا سا ہوتا ہے۔ آج کل دیسی مرغی بیچتے ہوئے دھوکا بھی دیتے ہیں کہ فارمی مرغیوں میں سے چھوٹی مرغی کو رنگ کرکے اسے دیسی مرغی کہہ کر آگے بیچ دیتے ہیں۔ دیسی مرغیوں کے بھی فارم ہوتے ہیں، لیکن فارم کی دیسی مرغی اور گلیوں میں پھر کر بڑی ہونے والی دیسی مرغیوں میں فرق ہوتا ہے، گلیوں میں پھرنے والی دیسی مرغی کا گوشت زیادہ مفید ہوتا ہے اور پیٹ کے درد کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے، اس سے قوتِ حافظہ تیز ہوتی ہے۔

اولیائے کرام کے دن منانے کے فوائد

سُوال: پچھلے دنوں ہم نے حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا یومِ ولادت منایا، آج ۱۵ رجب حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا یومِ عُرس منا رہے ہیں، اس کے بعد 22 رَجَب کو حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا یومِ عُرس منائیں گے۔ ان سب ایام کو منانے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: جب ہم ان نیک ہستیوں کے دن مناتے ہیں تو عوام ان کی سیرت سے واقف ہوتی ہے، ان کی علمی خدمات، ان کے تقویٰ و پرہیز گاری اور عشقِ رسول کے بارے میں آگاہی ملتی ہے اور عمل کا جذبہ بڑھتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا قول ہے: "عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ"[1] یعنی جہاں نیک بندوں کا ذکر ہوتا وہاں اللہ پاک کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ لہٰذا بزرگوں کا ذکر کرنا نُزولِ رحمت کا سبب ہے۔ ہم اِنہیں ایصالِ ثواب کے ذریعے تحفہ پیش کرتے ہیں اور جب کسی کو تحفہ دیا جاتا ہے تو اس کے دل میں خوشی داخل ہوتی ہے، اس طرح اللہ والوں کے دل میں بھی خوشی داخل ہوتی ہے۔ جب ہماری طرف سے انہیں ثواب کے تحفے پہنچیں گے تو یہ خوش ہو کر ہمیں اس کا بدل بھی عطا کریں گے اور جب یہ دینے پر آئیں گے تو دونوں جہاں میں ہمارا بیڑا پار ہو جائے گا، ایمان کی سلامتی، بُرے خاتمے سے حفاظت اور مغفرت کا سامان ہو گا۔ بزرگوں کے ایام مناتے ہوئے ان کی سیرت پڑھیں گے یا سنیں گے تو بُزرگوں سے عقیدت بڑھے گی اور ان سے محبت میں اضافہ ہو گا، اور حدیثِ مبارکہ میں ہے: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ"[2] یعنی جو شخص

---

1. حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینۃ، ۷/ ۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰۔
2. بخاری، کتاب الادب، باب علامۃ حب اللہ... الخ، ۴/ ۱۴۷، حدیث: ۶۱۶۹۔

www.dawateislami.net

جس سے محبت رکھتا ہے قیامت کے دن اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ زہے نصیب! اگر کل بروزِ قیامت ہم لوگ اہلِ بیتِ کرام صحابہ کرام اور اولیائے عظام کے ساتھ اُٹھائے جائیں تو اس بڑھ کر سعادت کی بات اور کیا ہوگی!!

امیرِ اہلِ سنّت کو اعلیٰ حضرت کا تعارف کیسے ہوا؟

سوال: آپ کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تعارُف کیسے ہوا؟[1]

جواب: بچپن سے ہی نعتیں پڑھنے اور سننے کا جذبہ بہت تھا۔ نعتوں میں "رضا رضا" آتا تھا۔ بادامی مسجد کے متولّی حاجی زکریا صاحب سے میں نے رضا کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ بہت بڑے عالم اور بزرگ ہستی ہیں اور ساتھ ہی انہوں نے اعلیٰ حضرت کے ساتھ "رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ" کا اضافہ بھی کیا۔ اور مجھے یہ بات پہلے سے پتا تھی کہ "جس شخصیت کے ساتھ "رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ" کہا جاتا ہے وہ اللہ کے ولی ہوتے ہیں۔ حاجی زکریا صاحب نے اعلیٰ حضرت کے بارے میں مجھے بہت اچھے تأثّرات دیے اور یوں پہلی بار میرے دل میں اعلیٰ حضرت سے محبت کی شمع جلی اور اب تک یہ شمع جل رہی ہے۔ اللہ کرے کہ یہ شمع یوں ہی جلتی رہے۔ حاجی زکریا صاحب کا وصال ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے اللہ پاک انہیں غریقِ رحمت فرمائے۔ آمین

کیا امام جعفر صادق کونڈے کھاتے تھے؟

سوال: کیا حضرتِ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کونڈے شوق سے کھاتے تھے جو اِن کے عُرس میں کونڈوں پر نیاز دی جاتی ہے؟ (ذیشان رضا عطاری۔ کراچی)

جواب: بعض لوگ لفظ "کُنڈے" کہتے ہیں، حالانکہ یہ لفظ بجلی چوری کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی نیاز کے لئے جو لفظ استعمال ہوتا ہے اُسے "کونڈے" کہا جاتا ہے۔ "کونڈے" مٹی کے گہرے برتن کو کہتے ہیں جس میں کھیر ڈال کر جماتے ہیں، اگر یہ برتن بغیر پالش کیا ہو تو کھیر کا ذائقہ اور بھی اچھا ہو جاتا ہے۔ البتّہ کونڈوں کے بارے میں معلومات نہیں ہے کہ کب سے چلے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے کونڈوں کا کیا تعلق ہے؟ آپ کونڈے کی کھیر کھاتے تھے یا نہیں؟ اس بارے میں کہیں پڑھا یا سنا نہیں ہے، لیکن اب مسلمانوں میں

1 ... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

کونڈوں کی نیاز کا رَواج چل رہا ہے جو ایک اچھی چیز ہے اور شرعی طور پر اس میں کوئی ممانعت بھی نہیں ہے۔ اگر کوئی اس طرح نیاز کرنے کا صراحتاً ثبوت مانگے تو پھر میں اس سے بریانی کا ثبوت مانگوں کا کہ کسی حدیث سے ثابت کرو کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بریانی کھائی ہے، حالانکہ آج کل ہر ایک بریانی کھاتا ہے۔ یوں کوئی بھی ثابت نہیں کر سکے گا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بریانی کھائی ہے۔ ظاہر ہے اس دور میں غذاؤں کا انداز کچھ اور تھا، اب کچھ اور ہے اور آگے چل کر ہو سکتا ہے کہ کچھ اور ہو جائے۔ البتہ کونڈوں کی نیاز مشہور ہے، اگر کوئی کونڈے نہیں بناتا بلکہ کوئی اور کھانا پکا کر ایصالِ ثواب کر دیتا ہے تو بھی درست ہے۔ اگر کوئی نیاز بھی نہیں کرتا تو وہ بھی گناہ گار نہیں ہوگا۔ لیکن اگر کوئی نیاز کرنے کو گناہ سمجھے تو وہ گناہ گار ہوگا، کیونکہ جب ایک چیز شریعت میں منع نہیں ہے اور اللہ و رسول کی نافرمانی نہیں ہے تو اسے گناہ کہنا گناہ ہوگا، لٰہذا کوئی کونڈے کرے یا نہ کرے دونوں ٹھیک ہیں لیکن کونڈوں کو دل میں بُرا سمجھنا گناہ ہے۔

موبائل استعمال کرنے میں بچوں کو احتیاط کرنی چاہیے

سُوال: آج کل چھوٹے بچے بھی موبائل فون میں ویڈیوز دیکھتے ہیں، اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟[1]

جواب: بچوں کو موبائل فون سے دور رکھنے میں عافیت ہے۔ بچوں کو موبائل فون کی عادت نہ پڑے تو بہت اچھا ہے۔ اگر بچے کو موبائل فون میں کچھ دکھانا ہی ہے تو اس کی آنکھوں سے دور رکھیں، آنکھوں کے قریب کرنے میں موبائل کی شعاعوں سے آنکھوں کو نقصان پہنچے گا۔ بڑوں کے لئے بھی موبائل نقصان دہ ہے، آگے کی جیب میں موبائل نہ رکھیں، سوتے وقت بھی اپنے آس پاس قریب میں موبائل فون وغیرہ نہ رکھیں، نیز موبائل فون پر کچھ سنتے ہوئے بھی کان سے دور رکھ کر سنیں۔ زیادہ دیر تک موبائل کو ہاتھ میں پکڑے نہ رہیں کہ اس سے بھی نقصان ہونے کا اندیشہ ہے، کیونکہ یہ الیکٹرانک آئٹم ہے اور اتنا پاور فُل ہے کہ دنیا بھر کے پیغامات فوراً پہنچا دیتا ہے تو اس کی لہریں اور شعاعیں کتنی نقصان دہ ہوں گی۔ اس لئے موبائل فون کے استعمال میں احتیاط کرنی چاہیے۔ آج کل بچوں میں مدنی چینل دیکھنے کا ذوق شوق بڑھ رہا ہے اور کڈز مدنی چینل نے اس میں مزید رنگ بھر دیا ہے، بچوں کو بہت سی ایسی باتیں سکھا دی ہیں جو ان کے والدین کو بھی معلوم نہیں ہوتیں۔

1 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

www.dawateislami.net

صدقِ صادق کا تصدّق صادِق الاسلام کر

سُوال:

صدقِ صادق کا تصدّق صادِق الاسلام کر

بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے (حدائقِ بخشش)

اس شعر میں دو مرتبہ لفظ صادق آیا ہے اس کی تشریح بیان کر دیجئے۔

جواب: "صدقِ صادق کا تصدق صادق الاسلام کر" یعنی یا اللہ تجھے امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے صِدق (یعنی سچائی) کا صدقہ مجھے صادق الاسلام (یعنی اسلام میں سچا) بنا دے۔ "بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے" یعنی امام موسیٰ کاظم اور امام علی رضا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کا واسطہ مجھ پر غضب نہ فرما، مجھ سے راضی ہو جا۔ یہ شعر "شجرۂ قادریہ رضویہ" کا ہے اور اس میں تین بزرگانِ دین کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ پہلے شعر میں حضرتِ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ذکر ہے، جبکہ دوسرے شعر میں پہلے حضرتِ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے خلیفہ حضرتِ سَیِّدُنا امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ذکر ہے اس کے بعد امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خلیفہ امام علی رضا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تذکرہ کیا گیا۔ سلسلۂ قادریہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچتا ہے، اس سلسلے میں نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم آپ کے خلیفہ، پھر امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے خلیفہ، پھر امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے خلیفہ، پھر امام محمد باقر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے خلیفہ، پھر امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ امام محمد باقر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے خلیفہ ہیں اور اس طرح یہ سلسلہ چلتے چلتے غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے ہوتا ہوا امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تک پہنچا اور اب یہ سلسلہ مزید آگے چل رہا ہے۔

گھر کے باہر مقدّس تختیاں لگانا کیسا؟

سُوال: گھر کے باہر مقدّس تختیاں لگانا کیسا؟ حالانکہ اس پر پرندے بیٹ بھی کر دیتے ہیں، نیز جب بارش ہوتی ہے تو ان

www.dawateislami.net

تختیوں پر بارش کا پانی بہتا ہوا زمین پر آتا ہے، اس بارے میں آپ کیا ارشاد فرمائیں گے؟

جواب: گھر کے باہر حصولِ بَرَکت کے لئے تختیاں لگائی جاتی ہیں جن پر "مَاشَآءَ اللہ" اور "هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ" اور اس کے علاوہ بہت سی آیتیں اور اَذکار لکھے ہوتے ہیں، ان تختیوں کا لگانا جائز ہے۔ لیکن تختیاں لگانے میں احتیاط کرنی ہو گی کہ ان کی بے ادبی نہ ہو۔ تختی کے اوپر چھجا بنا لیا جائے تاکہ پانی تختی سے ڈھل کر نیچے نہ آئے، کوئی پرندہ بھی بیٹھے گا تو وہ اس چھجے کے اوپر بیٹھے گا، اصل لکھائی پر نہیں بیٹھے گا۔ اس طرح ان مقدس تحریرات کو بے ادبی سے بچانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ ہمارے ہاں قبروں پر کتبے لگے ہوتے ہیں جن پر کلمہ شریف اور مختلف عربی عبارتیں لکھی ہوتی ہیں اور جب بارش ہوتی ہے تو ان کتبوں سے ڈھلتا ہوا پانی بہتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے "فتاویٰ رضویہ" میں اس پر کلام فرمایا ہے۔[1] ہمارے ہاں بہت سے لوگ بغیر کسی ایڈوٹائزمنٹ کے درود شریف کے سائن بورڈ لگواتے ہیں اور اس کے لئے پیسے بھی دیتے ہیں، ان بورڈز کو بے ادبی سے بچانے کا اہتمام بھی کرنا چاہیے۔ گاڑیوں کے پیچھے آیتیں لکھی ہوتی ہیں، محافل اور جلسوں کے اشتہارات میں بھی مقدس نام اور مقدس تحریریں ہوتی ہیں، انہیں لگانے میں بھی احتیا کرنی چاہیے۔ ہمارے ہاں لوگوں کو اشتہارات لگانے بھی نہیں آتے ہیں کہ ایک تو جلدی میں لگاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ زمین پر آجاتے ہیں اور دوسرا نیچے کر کے لگاتے ہیں تو بچے پھاڑ دیتے ہیں، اگر یہ دیر تک لگے بھی رہے تو بعد میں ان کے ٹکڑے زمین پر پڑے ملتے ہیں، لہٰذا بہتر یہی ہے کہ انسان ایسی حرکت کرنے سے بچے کہ جس سے بے ادبی کا گمان ہوتا ہو۔ ان کتبوں اور مقدس تحریروں کو چسپاں کرنے کی اصل جگہ دل ہے، انہیں دل میں لگائیں۔ اللہ پاک کا نام دل پر لگ گیا تو بیڑا پار ہو جائے گا۔

جھوٹی قسمیں کھانے کے نقصانات

سُوال: لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ بات بات پر جھوٹی قسمیں کھا رہے ہوتے ہیں، ان کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرمائیں گے؟

1 فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۳۷۳۔

www.dawateislami.net

جواب: بات بات پر سچی قسم کھانا بھی اچھی عادت نہیں ہے، اس کی بھی ممانعت ہے۔[1] امام شافعی کے بارے میں ملتا ہے کہ انہوں نے کبھی قسم ہی نہیں کھائی۔[2] لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ بات بات پر قسمیں کھا رہے ہوتے ہیں اس سے بچنا چاہیے۔ مکتبۃ المدینہ کی کتاب "نیکی کی دعوت" کے صفحہ نمبر 169 پر بیان کیا گیا ہے کہ: "منقول ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو اللہ پاک کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا، اللہ پاک اُسے جہنّم میں لے جانے کا حکم فرمائے گا۔ وہ عرض کرے گا: یااللہ! مجھے کس لئے جہنّم میں بھیجا جا رہا ہے؟ ارشاد ہو گا: نمازوں کو اُن کا وقت گزار کر پڑھنے اور میرے نام کی جھوٹی قسمیں کھانے کی وجہ سے۔"[3] حدیث پاک میں ہے: "حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ اللہ پاک کے محبوب، دانائے غُیُوب، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ پاک نہ کلام فرمائے گا، نہ ان کی طرف نظرِ کرم فرمائے گا اور نہ ہی اُنہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بات تین بار اِرشاد فرمائی تو میں نے عرض کی: وہ تو تباہ وبرباد ہو گئے، وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: (۱) تکبُّر سے اپنا تہبند لٹکانے والا (۲) اِحسان جتلانے والا اور (۳) جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچنے والا۔"[4] مردوں کے لئے یہی سنّت ہے کہ پاجامہ ہو یا تہبند لمبا کرتا ہو یا عربی جبہ یہ سب ٹخنوں (یعنی پنجے اور پنڈلی کے جوڑ) سے اوپر رکھیں۔[5] لیکن آج کل مذہبی کہلانے والے کئی لوگ ایسے ملیں گے جو اپنے پائنچے ٹخنوں سے نیچے رکھتے ہیں۔ اپنے پائنچے خود نہیں چیک کریں بلکہ کسی سے کہہ دیں کہ وہ چیک کر کے بتائے کہ پائنچے ٹخنوں سے نیچے ہیں یا اوپر؟ اب اگر کسی کے پائنچے نیچے ہوں اور ان کی توجہ دلائی جائے تو یہی کہتے ہیں کہ "اگلی مرتبہ جب کپڑے سلواؤں گا تو اس کا خیال رکھوں گا۔" اگر درزی آپ کی جیب پیٹھ کی طرف لگا دیتا یا کالر الٹا لگا دیتا تو کیا آپ یہ کہتے "ابھی چلنے دو اگلی بار دیکھیں گے۔" نہیں! بلکہ آپ اس سوٹ کو ایک مرتبہ بھی نہیں پہنیں گے اور جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت

1 بہار شریعت، ۲/ ۲۹۸، حصہ: ۹۔

2 حلیۃ الاولیاء، الامام الشافعی، ۹/ ۱۳۶، رقم: ۱۳۳۹۱۔

3 مکاشفۃ القلوب، الباب التاسع والاربعون فی بیان عقوبۃ تارك الصلاۃ، ص ۱۸۹۔

4 مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحریم اسبال الازار۔۔۔ الخ، ص ۶۶، حدیث: ۲۹۳۔

5 مرآۃ المناجیح، ۶/ ۹۴۔

www.dawateislami.net

چھوٹ رہی ہے تو آپ کہہ رہے ہیں: ”اگلی بار دیکھیں گے۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم لوگ سنتوں کو اتنی اہمیت نہیں دیتے۔ البتّہ حدیثِ مبارکہ میں کپڑا لٹکانے والے کے لئے جس وعید کا ذکر ہے اس میں یہ قید بھی ہے کہ ”تکبر سے کپڑا لٹکانے والا ہو۔“ اگر کوئی تکبر سے کپڑا نہیں لٹکاتا بلکہ سُستی کی وجہ سے لٹکاتا ہے تو اس کے لئے یہ وعید نہیں ہو گی، لیکن اس میں بھی سنت سے محرومی ہو گی اور اس طرح نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہو گا۔[1] ہاں اگر کوئی تکبر سے لٹکاتا ہے تو اس کی نماز مکروہِ تحریمی ہو گی۔[2] حدیثِ مبارکہ میں دوسرا شخص جو بیان کیا گیا وہ ”احسان جتلانے والا ہے۔“ یعنی جو کسی پر احسان کرے اور پھر احسان جتلائے، جیسے کوئی شخص کسی کو طعنہ دے کہ ”میں نے تمہیں نوکری دلائی ہے، تمہیں پاؤں پر کس نے کھڑا کیا ہے!! مجھے دعائیں دو“ ہمارے دینی ماحول میں اس طرح ہوتا ہو گا کہ ”تو گلیوں میں آوارہ پھرتا تھا، ذہن اچھا ہے اور اچھا بیان کرلیتا ہے یا نعت میں آواز اچھی ہے تو مجھے آنکھیں دکھاتا ہے“ اس طرح احسان بھی نہیں جتلانا چاہیے۔ حدیثِ مبارکہ میں جو تیسرا شخص بیان کیا گیا وہ ”جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچنے والا ہے۔“ یہاں حدیثِ مبارکہ میں جھوٹی قسم کھانے والے تاجر کو ذکر کیا گیا، اس کا مطلب یہ نہیں ہو گا کہ اگر کوئی تجارت نہیں کر رہا تو وہ جھوٹی قسم کھا سکتا ہے، بلکہ جھوٹی قسم کھانے کی وعید بھی بیان ہو چکی ہے۔ بہر حال جھوٹی قسمیں کھانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قسم کے بارے میں مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ ”قسم کے بارے میں سُوال جواب“ مطالعہ فرمائیں۔

بچہ پیٹ میں ہونے کی صورت میں ماں کا انتقال ہو جائے تو کیا کریں؟

سُوال: اگر بچے کی پیدائش سے پہلے ماں کا انتقال ہو جائے اور بچہ پیٹ میں زندہ ہو تو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

(Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: بہارِ شریعت جلد اول، صفحہ نمبر:810 پر یہ مسئلہ موجود ہے کہ ”عورت مر گئی اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے تو بائیں جانب سے پیٹ چاک کر کے (یعنی پیٹ کو چیر کر بچہ نکالا جائے) اور اگر عورت زندہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ مر گیا اور عورت کی جان پر بنی ہو تو بچہ کاٹ کر نکالا جائے اور بچہ بھی زندہ ہو تو کیسی ہی تکلیف ہو، بچہ کاٹ کر نکالنا جائز

1 فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع فی اللبس ما یکرہ من ذلک وما لا یکرہ، ۵/۳۳۳۔ بہار شریعت، ۱/۶۳۲، حصہ:۳۔

2 بحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ۲/۴۳۔ فتاویٰ رضویہ، ۷/۳۱۰۔

www.dawateislami.net

نہیں۔“[1] اسی طرح ایک اور مسئلہ جو لوگوں کو درپیش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ”حاملہ عورت مر گئی (یعنی جس کے پیٹ میں بچہ تھا) اور دفن کر دی گئی، کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس کے بچہ پیدا ہوا تو صرف اس اس خواب کی بنا پر قبر کھودنی جائز نہیں۔“[2]

چھوٹے بڑوں کی اصلاح کس طرح کریں؟

سُوال: اگر کوئی بڑا غلطی کرے تو چھوٹے اس کی اصلاح کس طرح کریں؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر واقعی کوئی بڑا شخص شرعی غلطی کر رہا ہے اور جو عمر میں چھوٹا ہے مگر سمجھ دار ہے، دین کو سمجھتا ہے، مسائل جانتا ہے اور اس کو یقینی معلومات ہے کہ یہ اس میں غلطی کر رہا ہے اور اس کا ظنِ غالب ہے کہ اگر میں ان کو سمجھاؤں گا تو یہ مان جائیں گے تو اس پر سمجھانا واجب ہے۔ سمجھانے میں بھی نرمی اور پیار محبت والا انداز ہونا چاہیے، یہ نہ ہو کہ چھوٹا بڑے پر سختی کرے، بلکہ پیار اور محبت سے سمجھائیں۔ مثلاً جس مسئلے میں غلطی کر رہا ہے وہ مسئلہ کتاب میں لکھا ہوا موجود ہے تو وہ کتاب کھول کر اس کو دکھا دے کہ ”حضرت! ذرا مجھے یہ مسئلہ سمجھایئے! یہ کیا لکھا ہے؟“ تو اگر وہ سمجھ دار ہو گا تو خود سمجھ جائے گا۔

حضراتِ حسنین کریمین کا یہ واقعہ ہے کہ ”ایک مرتبہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے ایک بوڑھے دیہاتی کو دریائے فرات کے کنارے وضو کرتے دیکھا۔ بوڑھے میاں نے نہ تو وضو درست طریقے سے کیا اور نہ ہی صحیح طریقے سے نماز ادا کی بلکہ اختصار سے کام لیتے ہوئے جلد ہی نماز سے فارغ ہو گئے۔ دونوں شہزادوں نے جب یہ منظر دیکھا تو دل میں اصلاح کا جذبہ بیدار ہوا، سوچا اگر ہم نے کہا کہ بوڑھے میاں آپ نے نہ تو وضو صحیح طریقے سے کیا ہے اور نہ ہی درست انداز میں نماز پڑھی ہے تو ممکن ہے کہ بجائے اصلاح کے وہ بگڑ جائیں چنانچہ دونوں بھائیوں نے حکمتِ عملی سے کام لیتے ہوئے بوڑھے میاں سے فرمایا: بڑے میاں! ہم نوجوان ہیں جبکہ آپ عمر رسیدہ ہیں۔ آپ کو وضو نماز کے مسائل کا علم ہم سے زیادہ ہو گا۔ ہم آپ کے سامنے وضو کر کے نماز پڑھتے ہیں، اگر آپ ہمارے نماز پڑھنے میں کوئی غلطی یا کوتاہی پائیں تو اصلاح فرما دیں۔ چنانچہ حسنین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے اپنے نانا جان رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ۱/۱۵۷۔

2 فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ۱/۱۵۸۔

www.dawateislami.net

کی سنّتِ مبارکہ کے مطابق وضو کیا اور پھر اطمینان کے ساتھ نماز ادا کی۔ بوڑھے میاں نے دیکھا تو انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا، انہوں نے توبہ کی اور آئندہ درست طریقے سے وضو اور اطمینان سے نماز پڑھنے کی نیت کر لی۔"[1] تو یہ اصلاح کا ایک انوکھا انداز تھا، جبکہ ہمارا انداز جارحانہ ہوتا ہے۔ بہر حال غلطی چھوٹا بھی بتائے تو بڑوں کو مان لینی چاہیے کہ اسی میں اپنی آخرت کی بھلائی ہے۔ آپ نے مجھے بھی دیکھا ہو گا کہ جو میری غلطیاں بتا رہے ہوتے ہیں یہ سب مجھ سے چھوٹے ہوتے ہیں، عمر میں آدھوں آدھ بھی نہیں ہوتے مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں مان لیتا ہوں۔ کبھی نہیں دیکھا ہو گا کہ میں نے چڑھائی کر دی ہو یا غصہ کیا ہو یا منہ بگاڑا ہو، بلکہ بعض اوقات تو یہ غلط بھی بتا دیتے ہیں لیکن تب بھی میں چڑھائی نہیں کرتا، کیونکہ میرا یہ ذہن ہی نہیں ہے کہ میں ان کو ڈانٹوں یا ان سے ناراض ہوں یا یہ کہوں کہ "ذرا سوچ سمجھ کر غلطی نکالا کرو، کچھ آتا نہیں ہے اور شروع ہو جاتے ہو، ابھی تمہیں جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوا، تم پیدا بھی نہیں ہوئے تھے تب سے میں نیکی کی دعوت دے رہا ہوں، بیانات کر رہا ہوں" حالانکہ ان کی پیدائش سے پہلے سے میں بہارِ شریعت کا درس دیا کرتا تھا۔ میں نے ہزاروں صفحات پڑھ لئے مگر ہر بات یاد رہے یہ ضروری نہیں اور ہر بات نظر سے گزری ہو یہ بھی ضروری نہیں، کیونکہ علم کا سمندر اتنا بڑا ہے کہ اس کی تہہ تک پہنچ ہی نہیں سکتے۔ بہر حال میں یہی کہتا رہتا ہوں کہ "دیکھو! مجھے چھوڑنا نہیں، میں کبھی جھاڑ بھی دوں پھر بھی مجھے چھوڑنا نہیں، مجھے سمجھاتے رہنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس سے مجھے بڑا فائدہ ہے کہ دو ٹوک مجھے پیغام آ جاتا ہے کہ مسئلہ یوں ہے، جزئیہ یہ ہے، آپ نے جو کہا تھا صحیح یہ ہے، کئی بار میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، اس لئے اگر ہم سب یہ کیفیت اپنا لیں اور اپنی زندگی میں اسے نافذ کر لیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ کبھی ٹھوکر نہیں کھائیں گے۔

سمجھانے میں کیا انداز ہونا چاہیے؟

سُوال: لوگوں کو سمجھاتے وقت کن باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے؟[2]

جواب: کبھی کسی شخصیت کو سمجھانا ہو یا کسی کی اصلاح کرنی ہو تو کوشش یہ کریں کہ اگر اس میں کوئی اچھی بات یا کوئی

1 ...... مناقب امام اعظم للکردری، ۱/۳۹۔

2 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

اچھا وصف ہو تو پہلے اس کی تھوڑی تعریف کرلی جائے، پھر اس کی بھول کی طرف اشارہ کیا جائے، ہو سکے تو یہ بھی کہہ دیں کہ ”اگر میری غلط فہمی ہے تو میں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہوں۔“ تو اس طرح حکیمانہ اور پیار بھرا انداز ہو گا تو اگلے کو اصلاح کا کچھ نہ کچھ پہلو مل جائے گا، ورنہ اگر جارحانہ انداز میں سمجھائیں گے تو اس سے اس کی ضد میں ہی اضافہ ہو گا۔ لوگ ہر طرح کی بات سوشل میڈیا پر ایک دوسرے سے کر رہے ہوتے ہیں، پوسٹ بنا کر ڈال دیتے ہیں، ایک دوسرے کو لاکھوں کے درمیان سمجھا رہے ہوتے ہیں، یہ طریقہ غلط ہے ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے دوسرے کو تکلیف ہو گی، جس طرح ایک آنکھ سے محروم شخص کو کوئی کانا کہے تو اس کا دل ہی دکھے گا، حالانکہ سب کو معلوم ہے کہ یہ ایک آنکھ سے محروم ہے۔ اس لئے ہر بات سب کے سامنے کہنا ضروری نہیں ہے۔ ”حضرتِ سَیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جس نے اپنے بھائی کو سب کے سامنے نصیحت کی اس نے اس کو ذلیل کر دیا اور جس نے تنہائی میں نصیحت کی اس نے اس کو مزیّن (یعنی آراستہ) کر دیا۔“[1] تو یوں سب کے سامنے سمجھانے سے ضد اور رسوائی پیدا ہوتی ہے اور دل میں بُغض بیٹھ جاتا ہے، نیز جس نے اس طرح اصلاح کی ہے اس سے متاثر نہیں بلکہ بدظن ہو گا کہ اس کا یہ انداز صحیح نہیں تھا۔

الکحل والا سینی ٹائزر استعمال کرنا کیسا؟

سُوال: (1) میرا کیمیکل بنانے کا کام ہے، اسی طرح فنائل، بلیچ، سرف اور ہینڈ سینی ٹائزر وغیرہ بناتے ہیں، یہ ارشاد فرمائیں کہ ہم جو ہینڈ سینی ٹائزر بناتے ہیں اس میں الکحل کا استعمال ہوتا ہے، کیا یہ استعمال کرنا درست ہے؟ (2) ہم لوگ جب روزے کی حالت میں مکسنگ کرتے ہیں تو کیمیکل اڑتا ہے اور حلق میں جاتا ہے، حالانکہ ماسک وغیرہ بھی پہنتے ہیں تو کیا اس صورت میں ہمارا روزہ ہو جائے گا؟ (عدیل محمود)

جواب: (1) آج کل بہت ساری چیزوں میں الکحل کا استعمال ہو رہا ہے، البتہ سینی ٹائزر دونوں طرح کے آتے ہیں، الکحل والا اور بغیر الکحل والا۔ الکحل والی چیز استعمال کرنے کو ہمارے علما جائز کہتے ہیں، لیکن ایسے بھی علما ہیں جو اس کو ناجائز کہتے ہیں اور وہ علما بھی ہمارے سر کے تاج ہیں، مگر جس چیز میں علما کا اختلاف ہو اس سے بچنا بہتر ہوتا ہے،[2] لہٰذا ایسا

---

[1] تنبیہ الغافلین، باب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، ص۴۹۔

[2] فتاویٰ رضویہ، ۳/۲۵۱۔

www.dawateislami.net

سینی ٹائزر کہ جس میں الکحل نہ ہو وہ استعمال کرنا چاہیے کہ یہ بہتر ہے اور اگر الکحل والا بھی استعمال کر لیا تو حرج نہیں، کیونکہ میں ان علما کے فتوے کو Follow کرتا ہوں جو اس کو جائز کہتے ہیں اور امت کی آسانی بھی اسی میں ہے کہ اب ایسے حالات ہیں کہ ان چیزوں سے بچ ہی نہیں سکتے۔

(2) روزے کی حالت میں جو بھی ذرات وغیرہ اڑ کر حلق میں جاتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، روزے پر اس سے کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ بہارِ شریعت میں اس حوالے سے لکھا ہے کہ آٹا پس رہا ہے آٹے کا گرد و غبار اڑ رہا ہے اور وہ آٹا اگر سانس میں جاتا ہے تو روزے پر اثر نہیں پڑے گا، روزہ ہو جائے گا۔ ہاں اگر بتی قریب ہے اور اس کا دھواں کھینچ کر چڑھایا اور روزہ بھی یاد ہے تو اب روزہ ٹوٹ جائے گا، اگر ویسے ہی اگربتی کا دھواں پھیلا ہوا ہے اور سانس میں جا رہا ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔[1] البتہ سگریٹ جان بوجھ کر پی جاتی، لہٰذا اس کا دھواں لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

جو چپ رہا اس نے نجات پائی!

سُوال: زیادہ بولنا اچھا ہے یا کم بولنا اچھا ہے یا بالکل بھی نہ بولنا اچھا ہے اور اگر ہمیں کوئی ایسا بندہ مل جاتا ہے جو چپ ہی نہیں کر رہا ہو تو ایسی صورتِ حال میں کیا کرنا چاہیے؟ (محمد ثوبان عطاری کا سُوال)

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: "جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔"[2] اور بھی حدیثوں میں چپ رہنے کے فضائل ہیں۔ مکتبۃ المدینہ نے بھی چپ رہنے کے تعلق سے "خاموش شہزادہ" اور "ایک چپ سو سکھ" رسالہ چھاپا ہے۔ بہر حال اگر گفتگو کرنا چاندی ہے تو چپ رہنا سونا ہے۔ البتہ بعض جگہ ایسی ہیں جہاں چپ رہنا گناہ ہے، جیسے کسی نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اور وہ ملاقات کے لئے آیا ہے تو اب زبان سے اس کا جواب دینا واجب ہے[3] اور اتنی آواز سے کہ

---

1. غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ خواہ وہ غبار آٹے کا ہو کہ چکّی پیسنے یا چھاننے میں اڑتا ہے یا غلّہ کا غبار ہو یا ہوا سے خاک اُڑی یا جانوروں کے کھر یا ٹاپ سے غبار اُڑ کر حلق میں پہنچا، اگرچہ روزہ دار ہونا یاد تھا اور اگر خود قصداً دھواں پہنچایا تو فاسد ہو گیا جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو، خواہ وہ کسی چیز کا دھواں ہو اور کسی طرح پہنچایا ہو، یہاں تک کہ اگر بتی وغیرہ کی خوشبو سلگتی تھی، اُس نے منہ قریب کر کے دھوئیں کو ناک سے کھینچا روزہ جاتا رہا۔ یوہیں حقہ پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۹۸۲، حصہ:۵)
2. ترمذی، کتاب صفة القيامة، ۴/ ۲۲۵، حدیث: ۲۵۰۹۔
3. بہارِ شریعت، ۳/ ۴۶۴، حصہ: ۱۶۔

www.dawateislami.net

سامنے والا سن لے، اگر یہاں چپ رہ گیا اور دل ہی میں جواب دے دیا تو گناہ گار ہوگا۔ اسی طرح کسی نے چھینک ماری اور چھینک مار کر کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰه آپ نے سن لیا اب زبان سے اتنی آواز سے جواب دینا یعنی یَرْحَمُكَ الله کہنا واجب ہے کہ اگلا سن لے۔[1] تو یوں اچھی بات کرنا فضول بات کرنے سے افضل ہے۔ اسی طرح جانور اور پرندے بھی بول رہے ہوتے ہیں، لیکن ہم یہ طے نہیں کرسکتے کہ یہ فالتو یا فضول بول رہے ہیں، کیونکہ یہ مکلف نہیں اور ممکن ہے کہ یہ اللہ کا ذکر کر رہے ہوں کیونکہ ایسی کوئی بھی شے نہیں ہے جو اللہ کا ذکر نہ کرتی ہو۔

مفتی حسان صاحب نے آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ﴾[2] (ترجمۂ کنزالایمان: اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی (تعریف کرتی) ہوئی اس کی پاکی نہ بولے، ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے)۔

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا: اگر کوئی جانور خاموش ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ بدمزاج ہے کیونکہ ذکر دو طرح کا ہوتا ہے، ایک "ذِکْر بِالِلّسَان" یعنی زبان کا ذکر اور دوسرا "ذِکْر بِالْقَلْب" یعنی دل کا ذکر۔ ہمیں بھی فضول باتیں نہیں کرنی چاہئیں، کام کی بات کریں یا پھر خاموش رہیں۔ بخاری شریف کی حدیثِ پاک کا حصّہ ہے کہ "جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔"[3] حضرتِ سَیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: "اَلصَّمْتُ زَیْنٌ لِلْعَالِمِ وَ سَتْرٌ لِلْجَاهِلِ"[4] یعنی خاموشی عالم کا وقار اور جاہل کا پردہ ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ خاموشی عالم کی زینت ہے اور جاہل کے لئے پردہ ہے کہ جب تک جاہل چپ رہتا ہے اس کا رعب ہوتا ہے، لیکن جب بولتا ہے تو اس کا بھاؤ پتا چل جاتا ہے کہ یہ کیا چیز ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام سفیان رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: زیادہ خاموشی عبادت کی چابی ہے۔[5] اس لئے ہمیں ضرورت کے مطابق کلام کرنا چاہیے۔

---

1 بہارِ شریعت، ۳/۴۷۶-۴۷۷، حصّہ: ۱۶ ماخوذاً۔

2 پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۴۴۔

3 بخاری، کتاب الادب، باب من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر... الخ، ۴/۱۰۵، حدیث: ۶۰۱۸۔

4 شعب الایمان، الرابع والثلاثون، باب فی حفظ اللسان، فصل فی فضل السکوت... الخ، ۴/۲۶۹، رقم: ۵۰۵۵۔

5 موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وآداب اللسان، ۷/۲۵۵، رقم: ۲۳۶۔

www.dawateislami.net

طلبۂ کرام دعوتِ اسلامی کا کام کب سے شروع کریں؟

سُوال: اہلِ سنّت کے مدارس کے طلبہ جب فارغُ التحصیل ہو جائیں تو دعوتِ اسلامی کے ساتھ مل کر کس طرح کام کریں؟

(نصیر احمد۔درجہ سابعہ، دارالعلوم امجدیہ کراچی)

جواب: آپ نے دعوتِ اسلامی کا کام فارغ التحصیل ہونے کے بعد نہیں کرنا بلکہ عہدِ طالبِ علمی سے ہی دعوتِ اسلامی کا کام شروع کر دیں، کیونکہ اگر زمانۂ طالبِ علمی سے کام کی عادت ہو گی تو فارغُ التحصیل ہو جانے کے بعد یہ عادت باقی رہے گی، ورنہ ہو سکتا ہے کہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد تدریس کریں یا کسی تخصص میں داخلہ لے لیں اور مصروف ہو جائیں، پھر گھر والوں کی طرف سے بھی یہ مطالبہ شروع ہو جائے گا کہ ”پیسے کما کر لاؤ“ اور ہو سکتا ہے کچھ عرصے میں شادی بھی ہو جائے اور دعوتِ اسلامی کے کام کرنے کا موقع نہ مل سکے۔ طلبۂ کرام دیگر کے مقابلے میں بہت زیادہ کام کر سکتے ہیں کیونکہ یہ ٹینشن فری ہوتے ہیں، لیکن یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ پہلے پڑھائی کر لوں اس کے بعد کام کر لوں گا، حالانکہ بے شمار طلبا ایسے ہوتے ہیں جو دعوتِ اسلامی کا کام کر رہے ہوتے ہیں۔ طلبۂ کرام یہ نہ سوچیں کہ فارغُ التحصیل ہونے کے بعد کام کرنا ہے بلکہ ابھی سے دعوتِ اسلامی کے کام کا آغاز کریں اور اپنے علاقے کے ذمہ دار سے مل کر دعوتِ اسلامی کے طریقہ کار کے مطابق کام کریں، مسجد میں درس دیں، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت دیں اور ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کریں۔ بلکہ تمام مدارسِ اہلِ سنّت سے عرض ہے کہ اگر آپ ترقی چاہتے ہیں تو اپنے طلبہ کو ہر ماہ تین مدنی قافلے میں سفر کروائیں۔ دعوتِ اسلامی کے ابتدائی دور کی بات ہے ایک سنی مدرسے کے مفتی صاحب نے مجھے کہا تھا کہ ”ہم انہیں پڑھاتے ہیں اور انہیں بہت کچھ سکھاتے ہیں لیکن طلبہ کے اخلاق نہیں سدھرتے۔ ان کے اخلاق سدھارنے کے لئے کیا کریں؟“ لیکن اس بات یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر مدرسے کے طلبہ بد اخلاق اور بد کردار ہوتے ہیں، بلکہ میں نے ایک جنرل بات کی ہے۔ دین کا کام کرتے کرتے اخلاق میں مزید بہتری آئے گی۔ کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں 100 فیصد سُدھر چکا ہوں۔ اگر کوئی یہ دعویٰ کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بگڑنے کی تکمیل ہو گئی ہے۔ آپ کے اساتذہ آپ کو نہیں بولیں گے کہ ہمارا ادب کیا کرو! لیکن اساتذہ کا ادب کیسے کرنا

www.dawateislami.net

ہے یہ دعوتِ اسلامی آپ کو سکھائے گی۔ اس لئے دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ رہیے۔ ہر جمعرات ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کیجئے۔ جو مدارس کراچی میں ہیں اگر ہو سکے تو ہر ہفتے ان کے طلبہ فیضانِ مدینہ میں تشریف لاکر مدنی مذاکرہ سنیں اور جو کراچی میں نہیں ہیں ان کی انتظامیہ اور اساتذہ مل کر ترکیب بنائیں اور ہر ہفتے 15 دن میں براہِ راست مدنی مذاکرہ دیکھنے کی صورت بنائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ آپ اپنی آنکھوں سے مدنی مذاکرے کے فوائد دیکھیں گے کیونکہ ضروری نہیں کہ ہر چیز درسِ نظامی کے کورس میں مل جائے۔ اب تو درسِ نظامی کا کورس بھی مختصر کر دیا گیا ہے پہلے جب 16 سال کا درسِ نظامی ہوا کرتا تھا اس وقت صدرُ الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے کچھ اس طرح کا لکھا تھا "جس نے کر لیا وہ یہ نہ سمجھے کہ میں عالم بن گیا بلکہ ابھی تھوڑی شُد بُد پیدا ہوئی ہے۔"(1) یعنی اب مزید مطالعہ کرنا ہے جیسے اگر کوئی MBBS کرلے تو اسے ڈاکٹری کی سند نہیں دی جاتی بلکہ ہاؤس جاب کروائی جاتی ہے اس کے بعد سند دی جاتی ہے۔ اسی طرح طلبہ کو مشق کرنی ہوگی اور وہ مشق اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو دعوتِ اسلامی کروائے گی، اس کے بعد آپ خود دیکھیں گے کہ آپ کے معاملات اور معمولات میں کس قدر نکھار پیدا ہوا ہے۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرود شریف کی فضیلت	1	جھوٹی قسمیں کھانے کے نقصانات	7
سفید مُرغ کے فوائد	1	بچہ پیٹ میں ہونے کی صورت میں ماں کا انتقال ہو جائے تو کیا کریں؟	9
اولیائے کرام کے دن منانے کے فوائد	3		
امیرِ اہلِ سنّت کو اعلیٰ حضرت کا تعارف کیسے ہوا؟	4	چھوٹے بڑوں کی اصلاح کس طرح کریں؟	10
کیا امام جعفر صادق کونڈے کھاتے تھے؟	4	سمجھانے میں کیا انداز ہونا چاہیے؟	11
موبائل استعمال کرنے میں بچوں کو احتیاط کرنی چاہیے	5	الکحل والا سینی ٹائزر استعمال کرنا کیسا؟	12
صدقِ صادق کا تصدّق صادقِ الاسلام کر	6	جو چپ رہا اس نے نجات پائی!	13
گھر کے باہر مقدس تختیاں لگانا کیسا؟	6	طلبۂ کرام دعوتِ اسلامی کا کام کب سے شروع کریں؟	15

1 بہارِ شریعت، ۳/۱۹۹-۲۰۰، حصہ: ۱۵ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

ماخذومَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفی**	**مطبوعات**
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
بخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالکتاب العربی
ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالفکر بیروت
شعب الإيمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
جامع صغیر	عبدالرحمن بن ابی بکر، جلال الدین السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
معجم أوسط	سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالفکر بیروت
حلية الاولياء	ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
الفتاوى الهندية	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ھند	دارالفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
كتاب العظمة	ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان علیہ رحمۃ الرحمٰن متوفی ۳۹۶ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضافاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
بحرالرائق	زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم حنفی، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ
لقط المرجان في أحكام الجانّ	ابوالفضل عبدالرحمن سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مکاشفۃ القلوب	ابوحامد محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مناقب امام اعظم للكردری	محمد بن محمد معروف بابن البزار الکردری متوفی ۸۲۷ھ	کوئٹہ پاکستان
تنبيه الغافلين	فقیہ ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۳۰ھ
موسوعة الامام ابن ابي الدنيا	امام عبداللہ بن محمد ابوبکر بن ابی الدنیا، متوفی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ۱۴۲۶ھ

www.dawateislami.net

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**غورو فکر**'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِن شاءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِن شاءَ اللہ۔

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net